یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و قرار ہے نبوی مصطفیٰ کی گفتار
جب صحیح ہو نقل کیا ہے؟ پاس وہم و خطا کا کون ہے بیگ

جلد ۴ — نمبر ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے " سے
رؤسا و جاگیرداران سے " عہ
عام خریداروں سے " ۱۲/ عہ
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " عہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

کیا یہ اصلاح ہے یا فساد؟

متوسط بہار کے شیعوں کا رسالہ اصلاح جسکا ذکر کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آیا ہے۔ آج کل اہلحدیث کے مواخذات سے ایسا کچھ گھبرایا ہوا ہے کہ بات بات میں الجھتا ہے اور اوٹ پٹانگ ایسی سُناتا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مارے ہنسی کے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کسی گذشتہ نمبر میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ اسی اصلاح نے لکھا تھا کہ "وہابیوں نے چونکہ تعزیہ کو منع لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت کا روضہ مبارک پھر گرا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں" خیر یہ بھی ہی پھر کلل یہ ہے کہ تعزیوں کی ممانعت کا اشتہار دینا پیش خیمہ ہے گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنے کا" واہ سبحان اللہ۔ خیر آج بھی اسی مہربان کا ایک مضمون ہم نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اندازہ کر سکیں کہ اس اصلاح میں کہاں تک فساد ہے۔

اہلحدیث کے کسی پرچہ میں ذکر تھا کہ آیت کریمہ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے کیا معنے ہیں۔ ہم نے بقاعدہ علم نحو لکھا تھا کہ اس آیت میں نحوی قاعدہ سے رحمۃً کا لفظ مفعول لہ ہے اور مفعول لہ فاعل کی صفت ہوتا ہے پس اس قاعدہ کے مطابق آیت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہوا کہ خدا نے آنحضرت کو مخلوق پر رحم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ خیر یہ ایک معمولی بات تھی اگر کسی کو یہ تقریر ناپسند ہوتی تو وہ اس نحوی قاعدہ کی تکذیب یا تردید کرتا یا ان معنوں کو کسی دلیل سے غلط ٹھیراتا۔ مگر رفضی اور بدست سوی؟ ایں چہ بوالعجبی ست۔ اسلئے اصلاح کا اڈیٹر فساد کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"یہ بھی عجب انقلاب ہے کہ فرقہ اہلحدیث مدعی تو ہے اتباع کتاب و سنت کا کہ ہم قرآن و حدیث کے عامل ہیں مگر جو بات ہے وہ حدیث کے خلاف جو عقیدہ ہے قرآن کے مخالف۔ پھر ہم نہیں کہہ سکتے یہ عامل بالحدیث کیونکر ہوئے۔

ہم نہ یہاں خلافت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں نہ حدیث فدک و قرطاس کے متعلق بلکہ صرف جناب رسالت مآب کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق گفتگو ہے کہ انکا کیا عقیدہ ہے کیونکہ جب یہ عامل بالحدیث ہیں تو ضرور تھا حضرت کی نسبت انکا خیال اچھا ہوتا جملہ معائب و نقائص سے معرا سمجھتے۔ مگر ہم کو معلوم ہے بہ نسبت حنفی مالکی وغیرہ کے انکا عقیدہ آنحضرت

کی نسبت سب سے خراب ہو حضرت کو مجتہد بھی مانتے ہیں جس کی نسبت المجتہد
یخطی ویصیب تمام عالم میں مشہور ہے۔ حضرت کی عظمت سے ان کو
انکار۔ شفاعت سے انکو انکار (جھوٹے پہ ہزار ..... اہلحدیث)

رہ گیا تھا صرف درجہ رحمۃ للعالمین کا کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں
جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جو نص
صریح ہے اس بارہ میں کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں مگر اس ۱۹۱۳ء
میں اس سے بھی انکار کر دیا گیا اور تفاوت بھی کیسا صریح کہ جس تاویل کی
گنجائش ہی نہ رہے۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ فراء نامی ایک نحوی نے
لکھا ہے کہ مفعول لہ اصل میں مفعول مطلق ہوتا ہے لہذا آپ رحمۃ
للعالمین نہیں ہیں* زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں۔٭ اگر اس عقیدہ
کی تفصیل چاہتے ہو تو اخبار اہلحدیث امرتسر دیکھو۔ (دیکھا ہے)
اب یاد آیا کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو عموماً جا سے بھائی غلطی
سے ہر ایک مشرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں یعنی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں

حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اسکے مضمون

سے گو کسی ایماندار کو انکار نہ ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب
کیا ہے۔ نحوی قاعدہ سے لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علمائے نحو کا
قول ہے کہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربت زیدا عمرا
تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ اس مثال میں جیسے
ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا فعل ہے اسی لئے نحو کے
امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوف
کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اس لئے بھیجا ہے
کہ لوگوں پر رحم کریں یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل
کرینگے ان پر رحم کیا جائیگا چنانچہ آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع میں
فرماتا ہے هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرو تا تم پر رحم ہو۔
پس آیت موصوفہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدائے
تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ یہ کہ حضور کی

* یہی تمہاری نحو دانی ہے (تف۔ اہلحدیث)۔ ٭ یہ بھی اہلحدیث سے سیکھا ہے (اہلحدیث)

+ پھر تم کس منہ سے حدیث کو انکاری کہتے ہو۔ (اہلحدیث)

ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے جو ان دونوں میں تمیز نہ
کرسکے وہ مفتی کے معزز عہدہ کے لائق نہیں۔ (اہلحدیث ۲۲ محرم)
کیا اس تحریر کے دیکھنے کے بعد کوئی شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے
یا ذرہ برابر بھی اس کے دل میں ایمان ہے کیونکہ یہ تو صریح تکذیب ہے
خداوند عالم کی جو نص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا مگر
واسطے رحمت کے تمام عالم کے لئے اور یہ کہتے ہیں کہ آپ صرف ان لوگوں
کے لئے رحمت ہیں جو آپکا اتباع کریں اور اتباع ایک ایسا امر ہے کہ حقیقۃً
متبع تو وہی ہو سکتا ہے جو مثل رسول معصوم ہو جسکا مطلب یہ ہوئے کہ
آپ صرف ایک یا دو ہی کے لئے رحمت تھے
شاید ان کی ڈکشنری میں عالمین کے معنے صرف وہابیوں کے ہیں کیونکہ
اتباع رسول تو انکے نزدیک منحصر ہے صرف وہابیوں میں اور تمام مسلمان
مشرک ہیں۔ بدعتی ہیں کافر ہیں اس سے بڑھکر کیا تکذیب خدا ہوگی۔
پھر چاہیئے کہ الحمد للہ رب العالمین میں بھی خداوند عالم کی ربوبیت
مؤمنین کے لئے مخصوص کر دیجائے اور کفار و مشرکین کا دوسرا خدا مانا
جائے اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا۔
کاش اڈیٹر صاحب اسپر غور کرتے کہ پھر آنحضرت میں اور دیگر انبیاء میں
کیا فرق رہتا ہے تو بھی کچھ انکا قول منور ہوتا کیونکہ اس حیثیت سے تو سارے
انبیاء رحمت ہیں جو انکا اتباع کریگا اسپر رحم ہوگا۔ اور جو مخالفت کریگا
معذب ہوگا۔ پھر حضرت میں ان میں فرق ہی کیا رہا جو آپ کے لئے یہ الفاظ
مبارک کہے گئے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔
اڈیٹر صاحب اہلحدیث تو مجتہد ہیں اور اس کے ساتھ مفسر بھی ہیں اور مفسر
بھی کیسے کہ تفسیر قرآن بالقرآن کرنے والے مگر اس عقیدہ مشرکانہ کا قائم
وہ آیت نہ یاد پڑا کہ خدا فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ
کیونکہ اس تفسیر پر جب حضرت صرف اپنی پیروؤں کے لئے رحمت ہوئے
تو چاہیئے کہ باعث رفع عذاب بھی صرف وہابیوں کے لئے ہوں۔
جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا اس وجہ سے وہابیوں پر نہیں عذاب کرتا

* مجتہد صاحب ذرا ہوش کیجئے میدان مناظرہ کوئی امام باڑہ نہیں کہ آوت
بتانگ کہے جاؤ گے علم کے ساتھ بات کرو۔ (اہلحدیث) ٭ یہ بھی تمہارا زعم
باطل ہے ہم تو نبی کے سوا کسی کو بھی معصوم نہیں جانتے (اہلحدیث)

٭ قرآن تو سب انبیاء کو اس بارہ میں ایک ساہی کہتا ہے مگر تم ان کو [illegible]

ahmadimuslim.de

کہ نبی اُن کے درمیان نہیں ہیں اور چونکہ وہابی حیات بعد الممات کے قائل نہیں ہیں تو اب اُنکے لئے کوئی ذریعہ رفع عذاب کا نہیں رہا۔

اس ملحدانہ بلکہ مشرکانہ عقیدہ سے بدتر کونسا عقیدہ ہوگا کہ خداوند عالم تو آپ کی ذات بابرکات کو تمام عالم کے لئے رحمت بتائے اور وجہ عدم نزول عذاب ان کے وجود ذیجود کو قرار دے۔ اور وہابی اس سے انکار کریں اور کہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت نہیں ہے بلکہ جو آپکی پیروی کریگا اُسپر رحم کیا جائیگا۔ ہم نہیں سمجھتے اس سے بڑھکر کون شرک اور کیا کفر کہ خدا کے صریح کلام کو رد کرے اور آں حضرت کو رحمۃ للعالمین نہ مانے " (مطلع یکم ربیع الاول)

جواب:- اس سارے مضمون کا جو شیطان کی آنت سے بھی لمبا ہے خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ اہلحدیث کے خیال میں آنحضرت کا وجود باوجود سب لوگوں کے لئے (مؤمن ہوں یا کافر) رحمت ہے " مگر افسوس ہے کہ اڈیٹر مطلع کو رسے تعصب اور عناد سے ہمارا مطلب نہیں سمجھا۔ ہم نے کبھی آں حضرت کے وجود باجود کی رحمت سے انکار نہ کیا تھا۔ چنانچہ مخالف نے بھی جو ہماری عبارت نقل کی ہے اُس میں جس سطر پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ ناظرین اُسے ملاحظہ کر سکتے ہیں پھر نہیں معلوم مفتی صاحب ہمکو کیوں منکر قرار دیتے ہیں اگر اپنی اصطلاح میں قائل کو بھی منکر کہتے ہوں تو خیر ہمیں بھی شکایت نہیں۔ لیکن ان کی اصطلاح عالمانہ گفتگو تو یہ تھی کہ آیت زیر بحث کی ترکیب کیا ہے ہم نے جو نحوی قاعدہ سے ترکیب کی تھی آپ اُسکا جواب دیتے ہیں اور کس خوبی سے لکھتے ہیں۔ ناظرین خصوصاً اہل علم ناظرین بغور ملاحظہ فرما دیں۔ فرماتے ہیں :-

" اب سنئے دلیل کیسی معقول دیتے ہیں " نحوی قاعدہ سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے۔ ہی لوگ نحو کے ایک امام فرا مفعول لہ مفعول مطلق ہی میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہمنے تمکو اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کرے یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے اُنپر رحم کیا جائیگا "*

افسوس کہ خود تو ایسی مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوے پر کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھی ہے۔ مگر بمفاد آیت کریمہ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ خود را فضیحت دیگرے را نصیحت کے مقول بنگئے کہ نحویوں کے کلام سے استدلال کرنے لگے صاحب اہلحدیث ہوکر آپ قرآن و حدیث کو چھوڑکر نحویوں کا قول کیوں لائے کیا یہی انصاف ہے۔ پھر فرا کا نام کہاں سے لے دیا یہ قول تو زجاج نحوی کا ہے کیا آپ کو یہ بھی نہیں یاد ہے خلافا للزجاج لانہ عندہ مصدر پھر ان سب باتوں سے آپ کو نفع کیا ہوا کیا حضرت کا رحمۃ للعالمین ہونا غلط ہوا یا آپکا رحمۃ للعالمین ہونا اسی میں منحصر ہوگیا کہ آپ صرف مؤمنین کے لئے رحمت ہیں "

جواب:- ماشاء اللہ چشم بد دور۔ ترکیب نحوی پر آیت یا حدیث مانگنے کی ایک ہی کہی۔ جناب والا آپ نے جو لکھا ہے کہ یہ بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے و نعل ہد کلمہ حصر یہ الفاظ کس آیت یا حدیث میں آئے ہیں۔ علمی اصطلاحات پر آیت یا حدیث مانگنا انہی لوگوں کا کام ہے جو علوم سے خالی ہوں یا علوم کی بنا پر اپنی مغلوبیت سمجھتے ہوں۔

آئی جناب! آپ جانتے نہیں کہ علوم آلیہ ہی سے تو قرآن و حدیث کی سمجھ آتی ہے نہیں تو کس آیت یا حدیث میں ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ آپ کے حاشیہ نشین تو آپ کو یہاں تک بلندی پر پہونچاتے تھے کہ حضرت قبلہ اہلحدیث کے اڈیٹر کو اپنا صحیح مخاطب نہیں جانتے اہلحدیث کیا شاہ عبد العزیز بھی زندہ ہوتے تو یہ ہوس دل میں لیجاتے مگر آخر یہی نکلا کہ

ہم شیخ کی سمجھے تھے مرید اُنکے ہیں بزرگ + جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا کچھ

معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک نحوی قواعد بھی وہی صحیح ہیں جنکی صحت پر کوئی آیت یا حدیث شہادت دے (زہے خوش)

لیجئے جناب ہم آپ کو قرآن مجید ہی سے شہادت دیتے ہیں غور سے سنئے! خدا فرماتا ہے فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔ یعنی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں آسان کیا ہے تاکہ تم متقیوں کو خوشخبری سناؤ اور جھگڑالو قوم کو ڈراؤ۔

اس آیت نے اصولاً یہ بات بتلائی ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے عربی محاورات

---

* غلط کہتے ہو اگر یہ ہوتا تو آیت یوں ہوتی ما جعلناك الا رحمة للعالمين (اہلحدیث)

** جھوٹے پر لعنت ۔۔۔ ہزار (اہلحدیث)

کی پابندی ضروری ہے بس علم صرف نحو۔ معانی۔ بیان وغیرہ سب ملحوظ رہینگے ان ہی کے قواعد سے جو ترجمہ ہوگا وہ صحیح ہوگا اور جو ان کے خلاف ہوگا وہ غلط ہے: عقل بڑی یا بھینس؟

دوسرے دعوے کو آپنے یوں ثابت کیا ہے کہ بعض تفسیروں کے حوالے دیئے ہیں کہ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں نہ کہ خاص ایمانداروں کے لئے۔ مگر اے جناب معاف فرمائیگا ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

آپ خود اپنے خلاف حوالے لکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں چنانچہ آپنے پہلا ہی حوالہ معالم سے لکھا ہے قال ابن زید یعنی للمؤمنین خاصۃ کہئے اس کے کیا معنے ہیں یہی ہیں نہ کہ آنحضرت خاص ایمانداروں کے لئے رحمت ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفسرین میں اس آیت کے متعلق اختلاف ہے۔ اب بات آسان ہے جس تفسیر کی شہادت قرآن مجید دیگا وہ صحیح ہوگی۔

آپنے جو آیت پیش کی ہے کہ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی آپ کی موجودگی میں کفار کو عذاب نہو گا۔ اس کی وجہ قرآن مجید خود بتلاتا ہے غور سے سنئے انما نملی لہم لیزدادوا اثما یعنی ہم (خدا) انکو صرف اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ جمع کریں اور بڑھ لیں۔ کہئے! یہ تاخیر عذاب رحمت ہے یا زحمت! پس اب سنئے! عام طور پر قرآن مجید کیا فیصلہ کرتا ہے۔ من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا (جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور ایمانداروں کے خلاف راہ چلے جدھر وہ پھرے ہم بھی انکو ادھر ہی پھیر دینگے اور آخر کار جہنم میں ڈالیں گے جو بہت بری جگہ ہے) ایک مقام پر ارشاد ہے ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی قرآن کے نزول سے کافروں کو خسارہ بڑھتا ہے۔ یہ اور اس قسم کی سینکڑوں آیات صاف کہہ رہی ہیں کہ رحمۃ للعالمین خاص ایمانداروں ہی کے لئے ہے۔ اس آیت میں جو العالمین کا لفظ ہے یہ اسی طرح ہے جیسے سورہ کہف کے شروع میں ہے لیکون للعالمین نذیرا حالانکہ رسول پاک غیر ذوی العقول کے لئے نذیر نہ تھے کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں۔ فافہم۔

امرتسر کے ہفتی اخبار کے ایک نامہ نگار نے بھی بعض حدیثیں ہمارے خلاف لکھی ہیں مگر اس نے ان احادیث کو سمجھا نہیں موقع ملا تو سمجھایا جاویگا۔ افسوس

ہندو۔ مسلمانوں کا اتفاق

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ❊ بے دولتی از نفاق خیزد

دنیا بھر کے فلاسفر۔ حکیم۔ مذہبی واعظ اور پولیٹیکل لکچرار سب کے سب ملکر جو اتفاق کے فوائد تبلا چکے ہیں یا تبلا دیں گے وہ شیخ سعدی مرحوم نے شعر مندرجہ عنوان میں بھر دئے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھر کی عزت۔ دولت۔ ثروت اور خوشحالی اتفاق سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا بھر کی ذلتیں نا اتفاقی سے حاصل ہوتی ہیں اگر غور کریں تو سعدی مرحوم نے یہ کلام ہدایت نظام قرآن شریف کی ایک آیت سے استخراج کیا ہے جسمیں ذکر ہے والصلح خیر یعنی صلح ہر حال میں بہتر اور خیر لانے والی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اتفاق ایسی عمدہ چیز ہے تو مسلمان ہندوؤں سے کیوں اتفاق نہیں کرتے۔ بس اسی سوال کے جواب دینے کو یہ مضمون تجویز ہوا ہے۔ ہندو مسلمانوں کے اتفاق کا مضمون گو ایسا کچھ پامال ہو رہا ہے جیسے ایشیائی شاعروں میں خط و خال کا۔ تاہم اہلحدیث جس رنگ میں ادا کریگا غالباً وہ نرالا ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ نااتفاقی کس کی طرف سے ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے اہم ملکی مضمون میں اپنی رائے کو دخل نہ دیں بلکہ واقعات پیش کریں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب میں بت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے مگر اسلام اور شاہان اسلام نے بت پرست قوموں کو اپنی حفاظت میں لیا۔ انکے بتوں کی حفاظت کی۔ ان سے دشمنوں کی مدافعت کی۔ انکو ہر طرح سے آسائش دی کیوں دی؟ اس لئے کہ اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے تو کیا ہوا وہ اپنے مذہب کے مطابق کرتے ہیں اور ہمیں انکے مذہب میں مداخلت کرنیکا حق حاصل نہیں۔ اس فعل کی برائی یا بھلائی دوسری زندگی میں خود ہی دیکھ لیں گے۔ یہ تو تھا مسلمانوں کا رویہ اپنے ملکی بھائی ہندوؤں سے۔ ادھر ہندوؤں کا کیا حال ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں گائے کی قربانی جائز ہے اور ہندوؤں کے ان رسمی طور پر گائے کی بہت بڑی تعظیم ہے گو مذہبی کتابوں میں اتنی نہیں۔ اب اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ گائے کی قربانی ہندوؤں کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے مگر مسلمانوں میں جائز ہے لیکن انصاف یہ ہے کہ اتنا گناہ نہیں جتنا اسلام میں بت پرستی ہے تو کیا ہندوؤں نے اس بات کا خیال کیا کہ ہم بھی مسلمانوں کے اس کام کو اسی طرح دیکھیں جس طرح مسلمان ہمارے

ahmadimuslim.de

بت پرستی کو دیکھتے ہیں۔ نہیں بلکہ ناحق کے شور و شغب کئیو یہاں تک کہ مسلمانوں ہی کو نرم ہونا پڑا اگرچہ منسیجبئی امیر صاحب بطور مشورہ مسلمانوں کو کہہ گئے کہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے گائے کی قربانی نہ کرو۔

دوسرا مسئلہ چھوت کا قابل ذکر ہے جو حقیقۃً غور کیا جائے تو انسانیت کے درجہ سے نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ کتا یا سور ساتھ لگ جائے تو لگ جائے مگر مسلمان ساتھ نہ لگے۔ لیکن شاباش ہے مسلمانوں کو کہ انہوں نے ہندوؤں کی اس وحشیانہ حرکت کو ایک مذہبانہ فعل جان کر کبھی ان سے علیحدگی نہ کی۔ پھر لطف یہ کہ چھوت کا ثبوت ہندوؤں کی مذہبی پستکوں میں ملتا ہی نہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں جب ہم نے یہ سوال اٹھایا تو آریہ مناظر نے بھرے جلسہ میں بلند آواز کے ساتھ کہا کہ ہم میں چھوت نہیں۔ لیکن میدان مناظرہ میں تنگ آ کر انکار کر دینا اور بات ہے اور عملی ثبوت دینا اور۔ کیا ہمارے ہندو بھائی دل میں یہ نہیں سوچتے کہ اگر ان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا جائے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں تو ان کے دلوں پر کیا کچھ صدمہ نہ ہوگا۔ آہ سے

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ❋ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مزید افسوس تو یہ ہے کہ سوامی دیانند جی ہندوؤں کی اصلاح کو اٹھے تو وہ بھی اسی وہم پرستی میں پڑے کہ گوشت خوروں کے ہاتھوں سے نہیں کھانا چاہئے پھر لطف یہ کہ عملی طور پر یہ حکم بھی خاص مسلمانوں ہی کے حق میں ہے۔ سکھوں بنگالی مچھلی خوروں یا ہندو گوشت خوروں بلکہ آریہ ماس پارٹی کے حق میں اسکا کوئی اثر نہیں۔ اُن کے ساتھ ملکر کھائیں بلکہ رشتے ناطے بھی کرلیں۔

سوامی جی کے بعد کانگرس کا زمانہ آیا۔ دور اندیش منتظر تھے کہ کانگرس پارٹی جو قومی قائم مقام ہونے کی مدعی ہے۔ اس فساد میں کیا اصلاح کرتی ہے اور اس وحشت کو کیونکر ہٹاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اُس نے بھی عملی ثبوت کوئی بھی (اس بارے میں) نہ دیا جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد ❋ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

لیکن مسلمانوں کی شرافت کو دیکھو کہ وہ ہندوؤں کی اس حرکت کو صرف بنظر حقارت وہم پرستی سمجھتے ہیں مگر یہ نہیں کہ ان کی طرح علیحدگی کرنے لگ جائیں۔ دفتروں میں جو کچھ ہندو اہلکار مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں اسکا تو ہم نے ذکر نہیں کیا کیونکہ اُس برتاؤ سے انکار بھی ہو سکتا ہے نیز وہ اسی

وحشت مذہبی پر مبنی نہیں ہے اسلئے ہم ایسی وحشت کا ذکر کرتے ہیں جس سے انکار نہ ہو سکے۔

تیسری وجہ بعض مسلمانوں کے خیال میں مذہبی بدگوئی ہے جو بالخصوص سبزی خور آریوں نے ہر ایک مذہب پر کی ہے۔ مگر یہ وجہ تفریق کا موجب چاہے ہو لیکن اُن مسلمانوں سے اس رائے میں میں متفق نہیں ہوں کہ اسلام کو یا مسلمانوں کو اس سے کچھ نقصان پہونچا ہے بلکہ میں بحیثیت ایک ایڈیٹر ملٹری آفیسر (مناظر) ہونے کے یہ رائے پختہ رکھتا ہوں کہ ایسے مناظرات میں ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کا فائدہ ہے۔ بشرطیکہ اسلامی مناظر لائق اور تجربہ کار ہو۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے باقاعدہ مباحثوں میں بہت فائدہ ہوا۔ اعتبار کے لئے ضلع گورکھپور اور نگینہ کے اطراف میں پھر کر دریافت کر لیجئے۔

خیر یہ تو ہیں واقعات جن سے کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان ایسے ہی صلح جو ہیں تو کیوں ہندوؤں کی موجودہ شورش میں اُن کے ساتھ شریک نہیں ہوئے اور نہ ہوتے ہیں نہ ہونے کا قصد رکھتے ہیں۔

اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمان صلح جو ہیں۔ مگر ساتھ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے پابند بھی ہیں جس نے ہمکو بتلایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) یہ ہلاکت نہیں تو کیا ہے کہ ہندوؤں کے لائق اور قابل لیڈر جن سے انکو بہت کچھ امیدیں تھیں اچانک پکڑ کر الگ کر دیئے گئے جن کی جدائی کا ہر ایک دردمند کو رنج ہے۔ کیوں کئے گئے؟ اس لئے کہ ایسی راہ پر چلے جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ تھا کہ سے

کایں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

انکو چاہئے تھا کہ آج سے کم از کم پچیس سال تک تعلیم کے علاوہ اپنے بچوں کا زور صرف سودیشی پر رکھتے یعنی یہی کہتے کہ ہندوستان کی صنعت حرفت کو ترقی دو۔ اس سے بعد جب وہ زمانہ آتا کہ لوگوں میں ملک پرستی کی عادت ہوتی جسکو موجودہ حالت کے لحاظ سے شاید سو سال بھی کم ہیں تو پولیٹیکل حقوق کی تمہید رکھتے۔ لیکن افسوس انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ایکدم سوڈا واٹر کے اُبال کی طرح جامہ سے باہر ہو گئے۔

ہمارے ملکی ہندو بھائیو! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کام تو تم نے کئے بغیر ہمارے مشورہ کے محض اپنی خود رائی سے۔ مگر جب نتیجہ بُرا پیدا ہوا۔ تو

مسلمانوں کو الزام لگاتے ہو کہ تم لوگوں نے ہمیں پچاس سال پیچھے پھینک دیا۔ خدا الہند کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ پچاس سال بعد بھی تم مسلمانوں سے ایسے ہی برتاؤ کرو گے اور ایسے ہی غلط راستے پر چلو گے یا کچھ آگے سوچو گے ؎

کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کو ہم * [illegible] بیٹھے کچھ شغل چاہیے

اہلحدیث ان خوش آمدی یا ناواقف مسلمانوں کی رائے سے متفق نہیں جو کہتے ہیں کہ انگریز ہمارے حق میں اولی الامر منکم ہیں ایسے لوگ یا تو خدا حق پر یا گورنمنٹ کو احمق جانتے ہیں کیونکہ ایسا کہنے سے گورنمنٹ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی اولوالامر سمجھیگی۔ حاشا وکلا گورنمنٹ ایسی پاگل نہیں ہے کہ جو آیات و احادیث خاص مسلمان امیر المومنین کے لئے ہوں اُن کی مقدار خود بخود ہمہ جگہ نہیں —اس لئے اہلحدیث بلند آواز سے کہتا ہے۔ کہ جو لوگ گورنمنٹ کو اولی الامر منکم والی آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ وہ حقیقت میں گورنمنٹ کو ایک ناقابل معافی مغالطہ دیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اولی الامر منکم والی آیت کی مصداق نہیں ہے تو پھر اس کی اطاعت کیسی ہے تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہم پر بوجوہ جائزہ میں بحکم اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ کے واجب ہے چونکہ ہم ہندوستان میں رہکر گورنمنٹ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم تیرے قوانین کے پابند رہیں گے یہی وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے بعد اپنی حق رسی کرنے کو گورنمنٹ سے مدد چاہتے ہیں جو ہماری ماتحتی کی علامت ہے اس لئے بحکم قرآنی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ (وعدے پورے کرو) ہم گورنمنٹ کے برخلاف کسی شورش میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور گورنمنٹ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ ؎

جسے آپ کہتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

قصورِ عقل

(از [illegible])

خاکسار کا ایک مضمون اہلحدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۷ء میں بعنوان "آریوں کے خلاف عقل عقائد" شائع ہوا تھا جسکا نصف جواب اخبار آگرہ مسافر مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان "فتور عقل" شائع ہوا تھا۔ چونکہ جواب میں علاوہ علمی مذاق کے اس غرض سے بھی جو کہ بیادگار مقتول مسافر ہے کام لیا گیا ہے اس لئے ہمارے مخاطب جناب نے اُس حصہ جواب کی بابت جو نفس مضمون سے متعلق ہے خاکسار کو اور بقیہ دیگر حصہ کے ذریعہ جو مقتول مسافر کی تہذیب کا نمونہ ہے حسب عادت معہودہ آریہ مذاق کا نقشہ دکھلا کر جملہ آریوں کو ممنون منت فرمایا۔ ناظرین جو شخص غیر کے قلعہ پر گولہ باری کرنے میں اس قدر مدہوش ہو کہ اسکو اپنی ٹوپی کی بھی خبر نہ رہے ایسے شخص کی حرکات و سکنات قابل معافی ہیں اس لئے کہ درگذر کہ [illegible]،، قبل اس کے کہ خاکسار کے نفس مضمون کی طرف توجہ فرماویں مخاطب جناب نے جو عقیدت قدامت روح و مادہ پر جرح کرنے کیواسطے ایک عمدہ طریقہ تبلایا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے (جس وقت آپ روح و مادہ کی پیدائش بلا علت ظاہر فرما کر عقیدہ قدامت پر جرح فرمائینگے اسوقت تمام محققین جہان جانینگے کہ عقل کے برخلاف آریوں کا عقیدہ ہے یا محمدیوں کا) اچھا مہربان میں شکریہ کے ساتھ آپکے ہی مجوزہ طریقہ سے عقیدت قدامت روح و مادہ کی پڑتال کرتا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ روح و مادہ کی پیدائش بلا علت نہیں ہو سکتی لیکن روح و مادہ کو علت العلل خیال کر لینا بھی کوتاہ نظری و کم فہمی پر مبنی ہے اس لئے کہ سلسلہ علت و معلول درمیان میں منقطع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ایک ایسے قائم بالذات وجود تک نہ پہنچ جاوے کہ جسکو تغیر ممتنع ہو لفظ یہاں ہم روح و مادہ کے اندر تغیر کی قابلیت مانتے ہوئے انکو علت العلل نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ نہیں معلوم کس قدر تغیرات اُن کے اندر واقع ہو جانے کے بعد انکو اب ہم اس حیثیت پر دیکھتے ہیں کہ جس حیثیت سے ہم انکو روح و مادہ کہتے ہیں اگر یقین نہ ہو سوامی جی کی نظری تحقیقات کے نتیجہ پر غور کرو اور دیکھو کہ دنیا کی علت جو ہے اس کی شکل و حالت کی نظیر لائق پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو بھی بجز آکاش کے دوسری نہ ملی۔

قولہ (یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور آکاش کے مثال تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے محاط تھا بعد ازاں پرمیشور اُس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۲) یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ انسان کی نظر تحقیق اثر کی رسائی سلسلہ علت و معلول کے جس درجہ تک پہنچتی ہے وہ یہی ہے جسکی شکل و حالت کو سوامی جی نے آکاش سے مشابہ بیان

لیکن جبکہ سوامی جی خود ہی اس درجہ کو بھی تغیر و تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہیں تسلیم کرتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ علت و معلول اسی درجہ پر منقطع ہو گیا۔ البتہ یہ کہنا غلط ہوگا کہ یہ درجہ حد تحقیق و انتہای نظر انسانی ہے۔ لیکن محض حد تحقیق و انتہای نظر پر سلسلہ علت و معلول کو ختم سمجھ لینا خلاف عقل ہے اس لئے کہ علت العلل یا واجب الوجود یا قدیم وہ ہے جس کو تغیر متبع ہو اور جو تاثیر یا تصرف بالغیر سے مبرا ہو اور جس میں یہ صفات نہیں اس کو علت العلل کہنا علت و معلول کے درمیان فرق و امتیاز نہ کرنا ہے۔ لہذا اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت نہیں مانتے تو یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ آریہ مہاشہ علت و معلول میں فرق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ آریہ لوگ روح و مادہ کو مثل پرمیشور مجبور و مطیع مانتے ہیں پس جس وقت معلوم کر لینگے کہ مجبور و مطیع و معلول الفاظ مترادف ہیں اُسوقت خود ہی سمجھ لیں گے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت مانتے ہیں یا کہ محدی اور یہ تو آریوں کی اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے کہ وہ روح کے اندر جبر و اختیار کا مجمع مانتے ہیں حالانکہ اجتماع ضدین خلاف عقل ہے چونکہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کیواسطے ہمکو ایک علیحدہ ہیڈنگ قایم کرنے کی ضرورت ہوگی اس لئے فی الحال ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اب میں اپنے اصل مضمون کیطرف ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مضمون بلحاظ اندرونی مضامین چند حصص پر منقسم ہے۔ چونکہ ہم کو قانون فطرت سے یہی سبق ملا ہے کہ صفت سے موصوف کو شناخت کریں اس لئے بجز اس کے کہ ہم بذریعہ اوصاف قدیم و حادث میں امتیاز کریں اور کوئی معقول ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر ہمارے مخاطب مہاشہ اور کوئی ذریعہ تبلاوینگے تو ہم شکریہ کیساتھ اُسپر غور کرنے کو طیار ہیں۔ پہلے حصہ میں میں نے ہر سہ آرین قدما کے اوصاف علیحدہ علیحدہ نمبروار انہیں کی مسلمہ کتاب ستیارتھ پرکاش سے پیش کر کے اشارۃً اس امر کو ظاہر کیا تھا کہ روح و مادہ کے اوصاف خود ہی اُن کے حدوث کی دلیل ہیں بجواب اس کے ہمارے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ ارقام فرمایا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔ صفات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارضی دوسرے ذاتی۔ وہ کل صفات جنسے کہ روح و مادہ کا حادث ہونا آپ نے خیال کیا ہے عارضی ہیں ذاتی نہیں اور عارضی صفات روح و مادہ کے باہم اتصال سے پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ روح و مادہ دونوں قدیم ہیں اس لئے ان دونوں کے اتصال سے جو صفات عارضی ان دونوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی قدیم اور قدیم سے ہیں (گو کہ سوامی جی نے کہیں یہ لکھا ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے) اس طرح عارضی اوصاف بھی قدیم ثابت ہیں۔ روح کی صفات قدما میں بند و سرکش یا قیدگی و رہائی سے کس طرح فرق آسکتا ہے۔ یہ امر محتاج تشریح ہے۔ کیا آپکے خیال میں اطاعت خداوندی روح کے لئے غیر ضروری ہے جو روح سے بند صفات رکھتا ہے بجوریکہ بے شعوری مادہ کی ذاتی صفت ہو تو اس کی قدامت میں کیونکر حرج ہے۔

جوابؔ۔ چونکہ روح و مادہ میں عوارض کا الحاق آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم روح و مادہ کو حادث کہتے ہیں اس لئے کہ عارض و حادث الفاظ مترادف ہیں اور حادث کا الحاق قدما میں باطل ہے ورنہ حدوث و قدم کا اجتماع فرد واحد میں لازم آویگا۔ جو خلاف عقل ہے اسی واسطے ہم روح و مادہ کے جملہ اوصاف حتیٰ کہ حیات ابدی بھی عارضی مانتے ہیں یہ آریوں کی خوش فہمی ہے کہ وہ فرد واحد کے اندر کچھ اوصاف قدیم اور کچھ حادث مانتے ہیں حالانکہ قدیم وہی ہے جو قایم بالذات تاثیر و تصرف بالغیر و تغیر سے مبرا ہو جسکے اندر نقص و زوال کو گنجائش نہ ہو کمی بیشی کسی صفت یا صفات کی محال ہو۔ پس اگر وصف قدامت انہیں اوصاف پر منحصر ہے تو ضرور روح و مادہ کی صفات مذکورہ وصف قدامت میں حارج ہیں اور اگر وصف قدامت بند و سرکش اطاعت۔ مجبوری۔ بے شعوری کے وابستہ ہے تو ایشور وصف قدامت سے خارج اور بجائے اس کے روح و مادہ وصف قدامت میں داخل ہوتا ہے اور اگر قدیم کو ہر دو اقسام متضاد کا مجمع مانا جاوے تو یہ سوائے آریوں کے اور کسی کی عقل میں جائز نہیں ہو سکتا۔ اب میرا حق ہے کہ میں اپنے مخاطب مہاشہ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ قدیم مطیع و فرمانبردار تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک ہو خواہ بے شعور ہو یا باشعور اگر ضروری ہے تو ضرورت ثابت کیجئے کیوں ان صفات کا موصوف ایشور کو بھی نہیں مانتے اور اگر آپ ایسا مانتے ہیں کہ مابین ہر سہ قدما کے صفات مختلف تدریج کی و بیشی کے ساتھ ہونا چاہئے تو پھر تفریق مراتب و تعین اقسام سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں اچھا یہی کہیے کہ آریہ لوگ بلحاظ اختلاف وصف قدامت میں مدریج کے قائل ہیں تاکہ ایک عقدہ حل ہو۔ (باقی دارد)

مرقع قادیانی

کے بہ لکھا گیا تھا کہ یکم جون کو پہلا پرچہ جاری ہوگا۔ چنانچہ وہ چھپ کر تیار ہے اگر ڈاکخانہ سے اجازت آگئی تو تاریخ مقررہ پر شائع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اہلحدیث کے خریداروں میں سے جنکی بابت ہمیں علم ہے کہ قادیانی مباحثات سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے نام پر بلا اجازت جاری کیا گیا ہے پس ایسے حضرات جو مرقع کے شائق ہوں اور ہم نے بوجہ بے خبری کے اُن کو انتخاب نہ کیا ہو یا جن حضرات کو اسکا شوق نہ ہو مگر ہم نے غلطی سے انکو خریداروں میں انتخاب کر لیا ہو یہ دونوں حضرات بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ آئندہ نمبر ویلیو پہنچنے پر شکایت غلط ہوگی اور اگر ویلیو واپس کیا تو ہماری شکایت بیجا ہوگی۔

✤

حساب دوستان دردل

ماہ جون میں جن احباب کی قیمت ختم ہے حسب دستور اُن کے نمبر مع پتہ کے مرقوم ہیں ملاحظہ فرما کر براہ مہربانی اپنے منشاء سے اطلاع بخشیں۔

غریب فنڈ میں اگر کچھ دینا منظور ہو تو اُس کو بھی اطلاع دیں تاکہ اخبار کے ساتھ ہی اُس امداد کو بھی وصول کیا جائے۔ **مینیجر**

۲۱۷	باسم	۵۷۲	لائل پور
۳۲۲	بستی غزان	۵۸۱	ہزارہ
۳۲۹	لودھانہ	۵۸۲	اکوٹ
۳۳۰	جھگڑو ہرپور	۵۸۴	دودھا
۳۳۳	داور باڑی	۵۸۷	ٹھٹھی
۳۳۴	سوجیا گڑھ	۷۹۱	ہنگولی
۳۴۰	دھارور	۸۰۰	علیگڈھ
۳۷۶	دیودھا	۸۰۷	سوگونہ
۳۷۹	جاگے	۸۱۰	سیوان
۵۶۷	پارلاکمڑی	۸۱۱	لکھنور
۵۸۲	ڈولہ بخشہ	۸۱۲	سوہاگپور
۸۱۳	امرتسر	۸۲۳	بٹھنڈہ
۸۱۵	احمد پور شرقیہ	۸۲۴	بٹھنڈہ
۸۱۶	بانکی پور	۸۲۶	تہاروشاہ

✤

مذہبی مباحثہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں یہ چند باتیں آپکو لکھتا ہوں مہربانی فرما کر پرچہ اہلحدیث میں شائع کریں گے مضمون حسب ذیل ہے۔

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک مباحثہ موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ میں درمیان حنفی و محمدی ۱۴ ربیع الاول کو ہوا تھا۔ جس میں حنفیوں کی طرف سے یہ دعوےٰ تھا کہ تقلید مذہب اربعہ قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت کرینگے۔ اگر نہ کر سکیں تو پانچ سو روپیہ بطور ہرجانہ مصارف محفل جماعت اہلحدیث کو دینگے اور اہلحدیث کیطرف سے یہ اقرار تھا کہ اگر احناف تقلید کو ثابت کریں تو پانچ سو روپیہ ہرجانہ دیگر وقت مباحثہ ہر فریق کو جواب دینے کے لئے ۱۵ منٹ تک دئیے گئے اور دونوں طرف سے اقرار نامہ رجسٹری ہوئے تھے۔ جب مباحثہ شروع ہوا اہلحدیث کی طرف سے کہدیا گیا کہ قرآن اور حدیث سے تقلید ثابت کرو۔ حنفیوں کی طرف سے شام تک جواب اس کا نہ بن سکا۔ جماعت اہل حق محمدیوں کو خدا تعالیٰ نے فتح نمایاں خصم پر دیا والحمد للہ

اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو مولوی عبداللہ صاحب موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ ڈاکخانہ جے پور سے خط و کتابت کریں (عبدالغنی از بردوان)

اڈیٹر۔ کیا مرشد آباد کے مباحثہ کے بعد بھی بنگالہ میں اس قسم کے مباحثات کی ضرورت تھی؟ خیر جو کرو نیک نیتی اور اخلاص سے کرو۔

✤

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اگرچہ علماء اہلحدیث نے متعدد کتابیں نماز کے بیان میں لکھی ہیں مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست۔ المرقات میں ایک خاص خوبی ہے۔ احادیث کی تحقیق کے ساتھ یہ رسالہ جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے لکھا ہے۔ قیمت ۲؍ دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

فتاویٰ

یہ بات کئی بار لکھی گئی ہے اور اب پھر یاد دلائی جاتی ہے کہ جو صاحب ایک پیسہ فی سوال کے حساب سے غریب فنڈ کے لئے ساتھ بھیجیں گے ان کے سوالات کے جوابات پہلے شائع کئے جائیں گے پس سائلین آئندہ کو اس کا خیال رکھیں۔ ابوالوفا،

ج نمبر ۲۳۵۔ شئی اصل میں مصدر ہے بمعنے مفعول۔ معنے اس کے ہیں (خواستہ) یعنی ارادہ کردہ شدہ اور ارادہ کردہ شدہ یا جاری ہوئی چیز وہی ہوتی ہے۔ جو ممکن الوجود ہو۔ خدا کی مثل تو محال ہے کیونکہ جسکو خدا پیدا کریگا وہ حادث ہوگا اور خدا قدیم ہے پس خدا تعالیٰ ہر ایک شئی پر قادر ہے لیکن محال شئی نہیں۔ جو شئی ہوگا اسپر اس کو قدرت تام ہے۔

ج نمبر ۲۳۶۔ لفظ میں ایک صورت مفرد کی ہوتی ہے ایک جمع کی۔ مفرد کی صورت میں اور طرح استعمال ہوتا ہے جمع کی صورت میں اور طرح۔ فقط گدھے کی آواز کا ذکر کرنا ہو تو اسکو نہیق کہتے ہیں لیکن جب جمع کی صورت میں لانا ہو تو اصوات بولیں گے خصوصاً جب اس کی طرف کوئی اسم تفضیل کا صیغہ مضاف کرنا ہو۔ تو لا محالہ یہی آئیگا۔ اس کی نظیر ایک اور آیت ہے۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ مریم صدیقہ کے حق میں کہا کہ وہ قانتین میں سے تھی اور قانتین جمع مذکر کا صیغہ ہے جس کی رو سے یہ معنے ہونے چاہئے کہ مریم صدیقہ اُن مردوں میں سے تھی جو خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں مگر چونکہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت فرض کر کے صیغہ جمع کا لانا تھا۔ اس لئے مردوں کو تغلیب کر کے صیغہ مذکر کا لایا گیا معنے یہ ہوئے کہ مریم اُس جماعت میں سے تھی جو خدا کے آگے گڑگڑاتے ہیں اسی طرح انکر کے لفظ کو مجموعہ آواز کیطرف مضاف کرنے کی ضرورت سے ایسا ہوا۔

ج نمبر ۲۳۷۔ مویشیوں کو خصی کرنے سے بیشک منع آیا ہے اور بزار

نوٹ سوالات نمبر ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷ کا کاغذ گم ہو گیا ہو۔ سائل انکو دیکھ کر سمجھ لے پہلے سوال کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ علیٰ کل شئی قدیر ہے تو اپنے جیسا پیدا کر سکتا ہے؟ دوسرا سوال انکر الاصوات کے لفظ پر تھا کہ گدھے کی آواز کو نہیق کہتے ہیں تو یہاں اصوات کیوں کہا گیا؟ تیسرا سوال مویشیوں کے خصی کرنے کے متعلق تھا۔

(اڈیٹر)

کی حدیث نیل الاوطار میں یہی ہے (کذا فی النیل)

س نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ میں اب جو چار مصلے قائم ہیں یہ جو وقت سے کہ کعبہ بنایا گیا ہے تب سے ہے یا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یا سرور کائنات کے وقت سے یا کہ بعد پیغمبر کے اگر بعد پیغمبر کے جاری ہوا تو کیسا ہے بدعت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں کھڑا ہو کر دعا مانگنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۴۰۔ مسافرت میں کتنی منزل تک میں نماز قصر کری۔

س نمبر ۲۴۱۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے تاڑی شراب پیتا ہے۔ اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے اور بے نمازی بھی ہے۔

س نمبر ۲۴۲۔ داڑھی کہاں تک بڑھی ہو۔ (شیخ عبدالرزاق از گینواڑہ)

ج نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ شریف میں چار مصلے پانچویں صدی ہجری میں بنے ہیں ان چار مصلوں سے اسلام میں سخت تفریق پیدا ہو گئی خدا اُس شخص کو بخشے جس نے یہ بنائے اور اُس پر رحم کرے جو اس تفریق کو مٹائے مدینہ علماء ہمیشہ اس تفریق کو ناپسند کرتے رہے۔ فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں لکھا ہے کہ ۵۵۱ھ میں بعض مشایخ۔ جو حج کو آئے تو انہوں نے کعبہ شریف میں متعدد مصلوں پر متعدد جماعتیں ہوتی دیکھکر اسکو نہایت ناپسند کیا۔ ابن الہمام کے شاگرد کا قول لکھا ہے کہ ما یفعل اہل الحرمین من الصلوۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقاً (جلد اول صفحہ ۳۸۹) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ان سب تفریقات کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور خود کسی تفریق میں نہ آئے جو کام خدا اور رسول نے نہ فرمایا ہو اسکو دین میں داخل نہ کرے۔

ج نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں دعا مانگنی جسکو دعا قنوت کہتے ہیں جائز ہے خصوصاً نزول وبا یا قحط وغیرہ کے وقت تو ضرور چاہیئے۔

ج نمبر ۲۴۰۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کوئی مرفوع حدیث صحیح اس بارے میں فیصلہ کن ملتی نہیں اس لئے عرف عام پر رہیگا کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں اس میں قصر جائز ہے واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۴۱۔ ایسا شخص بہت برا کرتا ہے پس اسکو بھائی بندوں کی طرح نرمی سے سمجھانا چاہیئے نہ مانے تو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

ج نمبر ۲۴۲۔ لبی جتنی ہو اولیٰ ہے بقدر چار انگشت کے لمبی رکھکر باقی کو کٹا دینا جائز ہے۔

س نمبر ۲۴۳ - کیا ہے حکم شرع شریف کا اس مسئلہ میں کہ خطبہ جمعہ میں اردو زبان میں پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے اور خطبہ کے وقت خطیب کو ہاتھ میں لاٹھی لینا بہتر ہے یا بغیر لاٹھی کے خطبہ پڑھنا بہتر ہے۔ اور منبر پر چڑھتے وقت جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ جب خطیب خطبہ کو چڑھتا ہے السلام علیکم کرنا سنت ہے یا نہ کرنا سنت ہے۔ بینوا توجروا

(محمد اویس از راجکوٹ صدر بازار)

ج نمبر ۲۴۳ - عربی پڑھکر دیسی زبان میں یا جسے عام طور پر حاضرین سمجھ سکیں ترجمہ کرنا سنت بلکہ رکن خطبہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں قرآن مجید پڑھتے اور وعظ فرماتے تھے (مسلم) بدائع میں ہے یبدء قبل الخطبة الاولی بالتعوذ سرا ثم بحمد اللہ تعالیٰ والثناء علیہ والشہادتین والصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظة والتذکیر والقرءة (ذکر الجمعة) یعنی خطیب پہلے بعد کلمہ شہادت اور درود کے وعظ نصیحت کرے اور قرآن مجید پڑھے - پس اس طریق سے دیسی زبان میں وعظ کرے تو جائز ہے اور اگر صرف اردو ہی اردو پڑھے جس میں عربی الفاظ کا نام نہ ہو تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید کا پڑھنا ترک ہوتا ہے۔ تعجب ہے بعض لوگ جو اپنی یا اپنی آبائی ایجادات کو سنت نبوی سے اچھا جانتے ہیں وہ خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھکر وعظ کہتے ہیں یہ وعظ دیسی زبان میں ہوتا ہے۔ اس سے بعد کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے ہیں جو محض عربی زبان میں ہوتا ہے مگر تمام خطبہ قرآن مجید نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی عبارات خلط ملط ہوتی ہیں مگر دیسی زبان نہیں ہوتی۔ افسوس ہے شریعت نے جو خطبہ وعظ و تذکیر کے لیے مقرر کیا تھا اسکو تو عضو معطل بنا دیا گیا اور اس کی جگہ اپنی ایجاد کو پسند کیا گیا ہے۔ خطبہ پر کھڑے ہوتے ہوئے السلام علیکم کہنا سنت ہے

س نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید میں خداوند کریم نے زیادہ قسمیں کس لئے کی ہیں حالانکہ مطلب تو ایک ہی قسم سے حل ہو سکتا ہے - نعوذ باللہ عوام الناس تو زیادہ قسمیں کرنے والے کو کذب کیطرف منسوب کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ صاحب اس بات سے پاک ہے - اس کی وجہ بیان فرما دیں -

س نمبر ۲۴۵ - زیور کی زکوٰة دینی فرض ہے یا نہیں اور جو مویشی سوداگری کے لئے خرید کئے جائیں یعنی برائے نفع نکالنے کے نہ کسی استعمال دنیاوی کے انکی زکوٰة کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۴۶ - بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ دعا اور عبادت اور صدقہ کرنے سے عمر بڑھتی ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ جب کسی بشر کی عمر اپنی اجل پر پہنچ جاتی ہے تو آگے پیچھے نہیں کی جاتی - (کریم بخش خریدار ۸۹)

ج نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس لئے عرب کے محاورہ میں اسکا ہونا ضروری ہے عرب کے لوگوں میں اس قسم کی قسموں کا عام دستور بلکہ فصیح کلاموں میں موزوں تھا۔ قیس مجنون کا شعر ہے ؎

الا زعمت لیلیٰ انی لا احبھا
بلیٰ و لیال العشر و الشفع و الوتر

مندرجہ بالا شعر میں اس نے تین قسمیں کھائی ہیں پس قرآن مجید کی زیادہ قسموں سے مراد اگر یہ ہے کہ ایک ہی موقع پر زیادہ کیوں ہیں تو یہ جواب ہے کہ عرب کے علم ادب کے مطابق ہے اور اگر کثرت سے مراد یہ ہے کہ سارے قرآن میں بہت سی جگہ کیوں قسمیں آئی ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تئیس سال کی مدت کے مقابلہ پر بہت نہیں - بلکہ کچھ بھی نہیں - قرآن مجید میں ہی حلاف (زیادہ قسمیں کھانے والے کو برا کہا ہے لا تطع کل حلاف مھین مگر تئیس سال کی مدت میں چند ایک موقع پر حسب دستور عرب کے قسم کھانے سے کثرت لازم نہیں آتی -

ج نمبر ۲۴۵ - زیور کے زکوٰة کے متعلق علماء کا اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک فرض نہیں - ہاں مال تجارت پر زکوٰة ضروری ہے خواہ مویشی ہوں یا کچھ اور -

ج نمبر ۲۴۶ - اجل کے معنے وقت مقررہ کے ہیں جو وقت کسی کام کا ہے اگر خداوند تعالیٰ نے اس کو اپنے حکم سے پیچھے کر دیا تو پہلا وقت ہی اجل ہو جائیگا جیسی مقدمہ کی پیشی کہ جو اس کی تاریخ مقرر ہو اس سے مؤخر کر دی جائے تو یہ مؤخر شدہ ہی اجل ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ مقررہ اجل کو کوئی مخلوق پیچھے نہیں کر سکتی لیکن خدا یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت - (مسائل ہذا کا ایک سوال باقی ہے)

ھو سمّٰکم المسلمین مسلمانوں میں فرقہ بندی مٹانے کے لئے مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی نے یہ رسالہ لکھا ہے جو اپنے موضوع میں ایک خاص خوبی رکھتا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۳/
دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

انتخاب الاخبار

کتوں کی موت: ۔ مرزا قادیانی کے مرید مرزا فضل بیگ اور اسکا بیٹا عبدالعزیز بیگ اور اسکا پوتا محمد فاضل ساکن پٹی ضلع لاہور تینوں طاعون سے مر گئے ۔ تمام گھر ویران ہوگیا ۔ مرزا کو کہا گیا کہ دعا کریں ۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں (نامہ نگار .
سنا مرزا نے یہ جواب کیا تاویل کر دیگے)

افسوس ہے اخبار انڈیا گو جرانوالہ کے مقابلہ میں لاہور کے ایک معزز اسلامی اخبار کے اڈیٹر بھی تنزل گرا ۔ خدا انجام بخیر کرے ۔
میرٹھ میں بھی ایک شخص عباد اللہ مرزائی طاعون سے مرا (نامہ نگار)

راہوں ضلع جالندھر میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوگیا تحقیق ہورہی ہے ۔ (کیا یہ ملک بھی ترقی کریگا)

قانون جدید جس سے پولیٹیکل جلسوں کی بندش کیگئی ہے سردست پنجاب کے پانچ ضلعوں میں جاری ہوا ہے ۔ لاہور سیالکوٹ لائل پور ۔ راولپنڈی اور اٹک

امرتسر کی انجمن اسلامیہ ۔ ہندو سبھا اور سکھوں کے دربار کے متولی نے سرکاری خیرخواہی میں اشتہار دیئے تھے ۔ اُن کے جواب میں ایک اشتہار نکلا ہے ۔ جس میں تینوں کو دبایا ہے ۔ خدا کی شان کوئی کسی کی نہیں سنتا ۔

ڈھاکہ کے قریب تھانہ نواب گنج سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر پولیس نے اچانک چھاپہ مارا قلب سازوں کا ایک گروہ موجود ہے جعلی روپوں اور آلات قلب سازی کو گرفتار کیا

جہلم میں سودیشی تحریک کا جوش مٹ گیا ۔ شہر جہلم کے باشندے انگریزی ساخت کے کپڑے اور شکر وغیرہ کا استعمال کرنے لگے ۔ (سوڈا واٹر کا جوش تھا)

افواہ ہے ۔ کہ امیر صاحب کلکتہ میں ایک بنک جاری کرنا چاہتے ہیں تاکہ افغانوں کو تجارت میں آسانی ہو جاتی ۔

نواب صاحب ڈھاکہ کو گورنمنٹ نے ۳½ فیصدی سود سالانہ پر ۱۴ لاکھ روپیہ قرض دیکر انکو عارضی پریشانیوں سے نجات دی (مسلمان نوابوں کی انتظامی قابلیت کا نتیجہ ہے ۔ کہ آخر کار گورنمنٹ سے سودی قرض لئے بغیر گذارہ نہ چل سکا ۔ افسوس)

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل اپنے مجوزہ طویل دورہ پر روانہ ہوکر ۱۲ ماہ حال کو قندہار میں رونق افروز ہوگئے ۔ قندہار میں امیر صاحب کا ارادہ سندرہ روز یا ۳ ہفتہ تک قیام کرنیکا ہے ۔

طاعون ۔ شکر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۸ ماہ حال میں کل ہندوستان کی طاعونی اموات میں ہفتہ سابقہ کی نسبت ۱۴۰۱۹ موتوں کی کمی رہی ۔ ہفتہ مذکور میں ۱۶۷۰۱ موتیں ہوئیں ۔ کل صوبجات میں طاعون کی اموات میں نمایاں کمی ہوگئی ۔ منجملہ ۱۶۷۰۱ کے پنجاب میں ۵۳۴۷۰ موتیں ہوئیں ۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۶۰۴۸۶ موتیں ہوئیں تھیں ۔ گویا پنجاب میں سات ہزار سے زیادہ اموات کی کمی رہی ۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں ۱۰۳۸۱ موتیں طاعون سے ہوئیں ۔ (کیا کرشن قادیانی کو لوگوں نے ایمان لیا ہے ۔ کہ طاعون کم ہوگیا ۔ تف)

ایران کیحالت ۔ تبریز ۔ رشت ۔ کرمان اور شیراز میں سخت فساد ہوئے لوگ شاہ سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ آئین کو مستحکم کر دیا جائے ۔

صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے اجیت سنگھ کے باپ کو بلا کر کہا ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اسے تلاش نہ کروگے ۔ تو تمہارے مربعے جو سرکار نے تمہیں عطا کئے ہیں ۔ چھین لئے جاویں گے ۔

راولپنڈی کے مقدمات فساد کی تحقیقات کیلئے مسٹر اے ۔ مارٹینو صاحب سشن جج دہلی بطور خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں ۔ یہ بڑے تجربہ کار اور منصف مزاج ہیں ۔

راولپنڈی میں کئی ملزم گم ہیں ۔ جن کے نام وارنٹ ہیں ۔ گرفتاری پر ۳۰ ۔ ۴۰ روپیہ کا انعام شائع کیا گیا

جالندھر کی تمام دیوانی عدالتیں بھی بوجہ طاعون حسب الحکم چیف کورٹ دو ہفتہ کے لئے بند کی گئیں ۔

مالک بمعہ ابراہیم صاحب نبی نگری ہیڈ ماسٹر ... انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے ورثا ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں ۔ امرتسر میں پڑھا گیا ۔

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرانی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسری کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بالضرورۃ انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول - سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
〃 دوم - سورہ آل عمران و نساء - عہ
〃 سوم - سورہ مائدہ - انعام و اعراف عہ
〃 چہارم تا سورہ نحل ۱۲

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے مع محصولڈاک صرف ۳ ۔

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قران کا مقابلہ تینوں کی اصلی عبارتیں نقل کرکے قران شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے قیمت مع محصول عہ

اسلام و برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۲ر

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری۔ بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۲۰ قیمت مع محصول عہ

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ دہرمپال آریہ۔ جلد اول ۵ر جلد دوئم ۶ر جلد سوئم ۵ر جلد چہارم ۶ر ہر چہار جلد ۱۸ر

ترک اسلام بجواب ترک اسلام مصنفہ دہرمپال ۲ر

الہامی کتاب وید اور قران کے الہامی ہونے پر مفصل [illegible]

بحث تناسخ - تناسخ کے رد میں آریوں سے مباحثہ ۲ر

[illegible] آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں [illegible] کا تذکرہ [illegible]

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع و قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت مع محصولڈاک ۵ روپے

مومیائی جریان بسرعت - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل - دق اور ہر قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکی اولاد بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس کو ایک سال با پرہیز استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کرسکتے ہیں چوٹ لگتے ہی چار رتی کھالینے سے درد کافور ہوجاتا ہے۔ مباشرت کے ۲ رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے۔ اعلی درجہ کی سرد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے۔ بچے جو کمزور ہوں وہ ان کو ایک رتی روزانہ کھلاکر دیکھیں کسقدر مضبوط بنا دیتی ہے۔ قیمت بلحاظ صفات صرف عہ فی چھٹانک مع محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل۔ دق۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہوکر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکھیں قیمت مع محصول عا

سرمہ مقوی بصر اس کا ہر روز استعمال کرنا آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دھند غبار کو رفع کرتا ہے۔ فی تولہ مع محصولڈاک ۱ر

المشتہر ۔ منیجر ۔ پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ahmadimuslim.de